دفتر برائے تعلقات عامہ ومیڈیا کوآرڈی نیشن

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نئی دہلی

پریس ریلیز

10 جولائی 2019

کٹے ہوئے ہونٹ کے مطالعہ کے لیے بنے بین الاقوامی ٹیم میں جامعہ کے محققین شامل

جامعہ ملیہ اسلامیہ فیکلٹی آف ڈینٹسٹری کے دو فکلٹی ممبران بین الاقوامی ماہرین پر مشتمل ایک چھ رکنی ممبران کی ٹیم کے ساتھ برطانیہ اور ہندوستان کی کچھ یونیورسٹیوں کے ساتھ ایک تحقیقی پروجیکٹ کے تحت کام کریں گے،اس کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی جائے گی کہ بچے کٹے ہوئے لب کے ساتھ کیوں کر پیدا ہورہے ہیں،اس کی وجوہات کیا ہیں اوراس کا حل کیا ہوسکتا ہے۔ بتاتے چلیں کہ یہ پروجیکٹ ایس پی اے آرسی اور یوکے آئی ای آر آئی کے ماتحت ہورہے ہیں۔

پروجیکٹ کو''ایویلویشن آف کلفٹ کیئر آوٹ کمس آف نان سنڈرومک یونیلیٹرل کلیفٹ لپ اینڈ پلیٹ (یوسی ایل پی) پسنٹ ایٹ فائیو ٹو ویلو اینڈ ٹونٹی ایکراس انڈیا: دی کلیفٹ کیئر انڈیا اسٹڈی'' کا نام دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر پانچلی بترا،انڈین پرنسپل انوسٹیگیٹر (پی آئی)،اورڈاکٹر ڈیبورہ سیبل،انڈین کو پی آئی -فیکلٹی آف ڈینٹسٹری جامعہ ملیہ اسلامیہ،ٹیم کے علاوہ دیگر ارکان میں ڈاکٹر دیپک نندا،انڈین کو پی آئی، وردھمن مہاویر میڈیکل کالج اور صفدر جنگ اسپتال اور مانچسٹر یونیورسٹی کے ڈاکٹر موہت متل (انٹرنیشنل سی او پی آئی)،یونیورسٹی آف شیفیلڈ سے ڈاکٹر احمد ای ایل انگوی شامل ہیں۔

ابتدائی طور پر ایس پی اے آرسی-یوکے آئی ای آر آئی نے تقریباً 40 لاکھ روپئے کی منظوری دے دی ہے،آئندہ دو سال میں پروجیکٹ کے مکمل ہونے پر مزید بارہ لاکھ روپئے دیے جائیں گے۔

مطالعہ کا مقصد قومی سطح پر نان سنڈرومک (یوسی ایل پی) مریضوں کی دیکھ بھال کے معیارات کا اندازہ لگانے کے علاوہ علاج کے لئے ایک معیاری پروٹوکول تیار کرنے میں اشتراک وتعاون کرنا ہے جسے قومی طور پر قبول کیا جاسکے۔

پیدائشی کٹا ہوا ہونٹ اور تالو زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں چہرے اور سر کی بدشکلی کی سب سے بڑی وجہ ہیں۔اس میں 700 میں سے ایک بچہ اس سے متاثر ہوتا ہے،اوراس کے نتیجے میں، ہر سال 27000 اور 33000 کٹے ہوئے ہونٹ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ قومی دہنی صحت کے پروگرام میں اسے بنیادی تشویش کا حامل مسئلہ قرار دیا گیا ہے چونکہ اس کے سبب زندگی کو خطرے لاحق ہوسکتے ہیں۔اور

اس کے شکار تمام عمر عملی، نفسیاتی اور جمالیاتی اذیت سے دوچار رہتے ہیں۔

اس طرح کے انتہائی صورتوں میں مریضوں کو سخت دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے اور ہندوستان میں اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والی اس پریشانی کا اب تک کوئی معیاری علاج کا پیمانہ نہیں بنا ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے اس کے علاج میں تاخیر عام بات ہے۔ جسکی وجہ سے اکثر ایسے چھوٹے بچے تغذیہ کی کمی اور انفیکشن کی وجہ سے دم توڑ دیتے ہیں۔ اس میدان میں تحقیق کے لیے حکومت ہند نے ایس پی اے آر سی نامی یہ منصوبہ 2018 میں شروع کیا تھی۔ اس سے اس مسئلے سے نمٹنے میں تعلیم و تحقیق کو ایک نئی جہت ملی ہے اور ایم ایچ آر ڈی کے ذریعے ایک نئے اتحادی تحقیق کا آغاز ہوا ہے۔

یونائیٹڈ کنگ ڈم اینڈ ایجوکیشنل ریسرچ انیشئیٹیو (یو کے آئی ای آر آئی) کے اشتراک سے اس کا آغاز اپریل 2006 میں ہوا تھا، جس کا مقصد ہندوستان اور برطانیہ کے مابین آپسی تعاون کو بڑھاوا دینا ہے۔ ہندوستان میں کٹے ہوئے ہونٹ کے مسئلے کو 2008 میں میگن ملن نے 'متبسم لب' نامی اپنی ایک مشہور دستاویزی فلم کے ذریعے اٹھایا تھا۔ اس میں دکھایا گیا تھا کہ کیسے کٹے ہوئے ہونٹوں سے متاثر ہندوستان کے ایک گاوں کی غریب بچی کی زندگی مفت سرجری سے بدل گئی۔ ہندی اور بھوجپوری میں بنی اس دستاویزی فلم کو 81 ویں اکیڈمی ایوارڈ ملا تھا۔

احمد عظیم

عوامی تعلقات افسر اور میڈیا کوآرڈینیٹر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی